Regd No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۲۰ جون:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۳ جون:- محترمہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی پریشانیوں کو دور کرے اور اپنے خاص فضل سے نوازے۔

امام مسجد لندن کی پاکستان کو مراجعت

لندن ۲۳ جون:- لندن کی احمدیہ مسجد کے امام چوہدری مشتاق احمد باجوہ برطانیہ میں پانچ سال تک فریضہ تبلیغ اسلام سرانجام دینے کے بعد ۲۲ جولائی کو پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ۱۷ جولائی کو آپ آخری بار لندن کے ایک مجمع عام کو خطاب کریں گے۔ اس الوداعی تقریب کی صدارت کیمبرج یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے صدر پروفیسر آربری کریں گے۔ (دستار)

مختصر لیکن اہم

کلکتہ ۲۳ جون:- پاکستان و بھارت کے اقلیتی امور کے وزراء مسٹر مالک اور مسٹر بسواس آسام کا دورہ کرنے کے بعد کلکتے پہنچ گئے ہیں۔ دونوں وزراء اب اوائل جولائی میں مغربی بنگال کا دورہ کریں گے۔ دونوں وزیر پنڈت نہرو کی رہا سے واپسی پر اُن سے ملاقات کے بعد اپنا نیا دورہ شروع کریں گے۔

کراچی ۲۳ جون۔ پاکستان سے بھارت کے لئے جو غیر سرکاری مشن جا رہا ہے وہ وہاں جا کر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ ایک مغربی بنگال۔ آسام اور تری پورہ کا دورہ کرے گا۔ اور دوسرا بھارت کے وسطی اور شمالی حصوں میں جائے گا۔

نئی دہلی ۲۳ جون۔ انڈین نیشنل کانگرس کے سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مشرقی بنگال میں بین المملکتی ... کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نہایت مخلصانہ کوشش کی جا رہی ہیں۔ اور میں نے محسوس کیا ہے کہ وہاں کے ہندو امن اور سلامتی کے ساتھ اپنے گھروں میں رہنے کے خواہشمند ہیں۔

شلانگ ۲۳ جون:- سلہٹ کے ہزاروں تارکان وطن جو فسادات کے ایام میں آسام اور تری پورہ وغیرہ چلے گئے تھے۔ واپس سلہٹ آ گئے ہیں۔ اسی طرح تری پورہ کے ۹ ہزار مسلمان بھی واپس اپنے گھروں میں آ گئے ہیں۔

کراچی ۲۳ جون بھارت کے تجارتی وفد کے رکن مسٹر بینرجی نے آج وزیر تجارت پاکستان مسٹر فضل الرحمن سے ملاقات کی۔

بمبئی ۲۳ جون: بھارت کے وزیر تجارت مسٹر سری پرکاش نے کل بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان سے مختصر میعاد کے تجارتی معاہدہ کے نتائج نہایت خوشگوار رہے ہیں۔ پاکستان سے معاہدے کے مطابق کافی تعداد میں پٹ سن آ رہا ہے۔ اور اس کے دوسرے حصہ پر بھی جس میں درآمد و برآمد کی پابندیوں کا ذکر ہے۔ توقع کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔

کراچی ۲۳ جون: پنجاب سرحد اور کراچی کے خوراک کے جہازوں میں جگہوں کا کوٹا پورا ہو چکا ہے۔

حکومت پاکستان ملک کی صنعتوں کو ترقی کی آخری منزل تک پہنچانے کا تہیہ کر چکی ہے

(وزیر صنعت)

کراچی ۲۳ جون:- آج اکنامک کونسل کی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل چوہدری نذیر احمد خان نے حکومت پاکستان کے اس عزم کو دہرایا۔ کہ وہ ملک کی صنعتوں کو بہت جلد ترقی کی آخری منزل تک پہنچائے گی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس سلسلے میں عوام سے ٹھوس تدابیر طلب کیں۔ اور اس سلسلے میں نجی کارخانہ داروں اور عوامی نمائندوں کا تعاون چاہا۔ آپ نے بتایا کہ مرکز نے ۲ اہم صنعتوں کی نگرانی خود اپنے ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ تاہم اب ... انتظامات اور منصوبہ بندی صوبائی حکومتیں ہی کریں گی۔ آپ نے تاجروں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس سلسلے میں تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ٹھوس تدابیر اور سفارشیں کریں۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ حکومت کو اس سلسلے میں اب تک کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان نے مشرقی پاکستان سے متعلقہ تعمیری سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۵۰ انجینئروں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ سکیمیں آبپاشی سڑکوں اور عمارتوں کے متعلق ہیں۔

اطلاعات کی بین المملکتی مشاورتی کانفرنس

ڈھاکہ ۲۳ جون آج ڈھاکہ میں صبح پاکستان و بھارت کی اطلاعات کی بین المملکتی مشاورتی کانفرنس کا اجلاس صبح دس بجے شروع ہوا۔ پاکستانی وفد کی قیادت خواجہ شہاب الدین میں اور بھارتی وفد کی قیادت بھارت کے وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر دیواکر ہیں۔ یہ کانفرنس اپنے کل کے اجلاس میں اس بات کا جائزہ بھی لے گی کہ پہلی کانفرنس کے فیصلوں پر کیا عمل ہوا ہے۔

مسٹر راشدی کی تصریحات

کلکتہ ۲۳ جون:- پاکستان کے ایران کانفرنس کے صدر پیر علی محمد راشدی جو بین المملکتی کانفرنس کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں آج کل کلکتہ سے روانگی کے وقت بیان دیتے ہوئے کہا۔ دونوں ملکوں میں صلح و امن کی فضا پیدا کرنے ہی میں دونوں ملکوں کی بھلائی ہے۔ آپ نے کہا۔ کلکتے کے بعض اخبار نویسوں سے جو میری بات چیت ہوئی ہے۔ اس سے مجھے امید پیدا ہوئی ہے۔ کہ وہ اخبارات یہ اب درست کر لیں گے۔

فصل گندم کا چوتھا تخمینہ

لاہور ۲۳ جون: پنجاب میں فصل گندم بابت ۱۹۴۹-۵۰ء کے چوتھے اندازے کے مطابق اس فصل کا موجودہ رقبہ ستر لاکھ ستانوے ہزار پانچ سو ایکڑ ہے جو پچھلے سال کے اصل رقبہ کے بقدر ایک فیصدی زیادہ ہے۔ موسم سرما میں بارشوں نے فصل مذکور کی حالت کافی بہتر کر دی۔ کل پیداوار کا تخمینہ تیس لاکھ چھتیس ہزار پانچ سو ٹن لگایا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال کی اصل پیداوار سے دو فی صدی کا اضافہ مظہر ہے۔ غیر معمولی پیداوار کی وجہ موزوں خشک موسم بھی ہے۔

ڈکسن جموں جائیں گے

سری نگر ۲۳ جون:- اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر سر اوون ڈکسن دو دن کے لئے جموں جائیں گے۔ اور وہاں سرحدی علاقوں کا دورہ کریں گے۔ آج آپ سارا دن اپنے اعلیٰ فوجی مشیر کے ساتھ نقشوں کا جائزہ لینے میں مصروف رہے۔ کل رات آپ سے بھارت کے وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد نے بھی ملاقات کی۔

جنرل اسمبلی کی صدارت کے چار اُمیدوار ہیں

لیک سکسس ۲۳ جون:- یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک اطلاع کے مطابق اس وقت تک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے چار اُمیدوار ہیں۔ ایک نرگن میکسیکو کے ہیں۔ اور دوسرے امریکہ میں ایرانی سفیر ہیں۔ تیسرے کینیڈا کے وزیر خارجہ ہیں۔ اور چوتھے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔ آپ کا نام نمایاں طور پر اس لئے لیا جا رہا ہے۔ کہ آپ نے اقوام متحدہ کے کام میں اب تک بہت نمایاں حصہ لیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ تمام عرب ممالک نے بھی پاکستانی امیدوار ہی کے حق میں ووٹ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس ... بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

مورخہ ۲۴ ؍جون سہ شنبہ

ایک التماس

"الفضل" کی گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے مودودی صاحب کے مکتوب متعلقہ مسئلہ ختم نبوت پر کسی قدر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ہم نے ثابت کیا ہے۔ کہ مودودی صاحب کا استدلال کہ رسم تبنیت کی حرمت قائم کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ بیان کیا جاتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اب کوئی نبی آنے والا نہیں۔ اس لئے خاتم النبیین کے معنی سلسلہ نبوت کو منقطع کرنے والے کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتے۔ نہایت کمزور استدلال ہے کیونکہ اس وجہ کو یہاں بیان کرنے کے لئے اول تو کوئی خصوصیت موجود نہیں۔ دوم اللہ تعالیٰ نے جہاں صاف صاف قرآن کریم میں فرما دیا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو ظاہر ہے۔ کہ رسول کریمؐ کا ہر فعل اس حکم کے ماتحت آجاتا ہے۔ اس لئے یہاں ایسی بات کہنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ اگر یہ استدلال صحیح مانا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ پر نعوذ باللہ حشو گوئی کا الزام آتا ہے۔ اس لئے مودودی صاحب بے فائدہ طور پر محض موقع محل کا رعب ڈال کر خاتم النبیین کے معنی نبیوں کے سلسلہ کو بند کرنے والا منوانا چاہتے ہیں۔

قصر نبوت والی حدیث کا صحیح مفہوم بھی ہم نے عرض کیا ہے۔ اور بعض مستند لغات کے حوالے سے جو لغت کی بحث مودودی صاحب نے فرمائی ہے۔ اسکی قلعی بھی کھولی ہے۔ الغرض ہم نے مودودی صاحب کے استدلال کے ہر پہلو کو لیکر جانچا اور پرکھا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ آپ کا استدلال "ختم نبوت" کے مسئلہ میں قطعی معلومات میں اضافہ کرنے کا باعث نہیں ہوا۔ آپ نے محض پیچ در پیچ طریق سے ایک ایسے مسئلہ کے متعلق گفتگو فرمائی ہے۔ جس کو آپ کے اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق نہایت صاف صاف لفظوں میں بیان ہونا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ ہم نے الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں آپ کے ہی ایک مکتوب سے حوالہ پیش کیا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ ایمان بالانبیاءؑ ایک مومن کے ایمان کا ضروری جزو ہے اور وہ چیز جو جزو ایمان ہو۔ اسکا ذکر قرآن کریم میں نہایت وضاحت سے آیا ہے۔ یہ اصول مودودی صاحب کو تسلیم ہے۔ بلکہ جو حوالہ ہم نے آپ کے دوسرے مکتوب سے دیا ہے۔ اس میں اسی حقیقت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ جس طریقہ سے مودودی صاحب نے لمبا چوڑا استدلال کر کے خاتم النبیین کے معنی سلسلہ انبیاءؑ کو روکنے والا یا منقطع کرنے والا کئے ہیں۔ کیا اس طریقہ سے ایسی اہم بات کو جو جزو ایمان ہے۔ ثابت کرنا کافی ہے۔ ہم قرآن کریم سے چند آیات ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا۔ کہ ترسیل انبیاءؑ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور بموجب لن تجد لسنت اللہ تبدیلا یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ سنت تبدیل کردی تھی۔ تو اس کا اعلان صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں قرآن کریم میں کیا جاتا۔ نہ کہ ایک عالم دین کو ایک غیر ضروری موقف اختیار کر کے پیچ در پیچ استدلال سے اس کو ثابت کرنے کی تکلیف برداشت کرنا پڑتی۔ ذیل میں ہم چند آیات پیش کرتے ہیں۔ جن سے ثابت ہے۔ کہ ترسیل انبیاء اللہ تعالیٰ کی محکم ترین اور واضح ترین سنت ہے۔

(۱) یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔

(۲) اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلاً ومن الناس

(۳) ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

(۴) ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

ہم نے یہ آیات تو صرف نمونہ کے لئے دی ہیں۔ ورنہ قرآن کریم ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے۔ خود قرآن کریم کا وجود سب سے بڑی دلیل ہے اس امر کی کہ ترسیل انبیاءؑ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

اب

مودودی صاحب اور بجز تمام ایسے علماء کی خدمت میں جو ختم نبوت کے اس معنی میں قائل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ التماس ہے کہ وہ قرآن کریم سے ایسی محکم ترین اور واضح ترین سنت اللہ کی تنسیخ کا حکم نکال کر دکھائیں۔ جو ایسی ہی صاف صاف اور غیر مبہم ہو۔ جیسے کہ ان احکام شریعت کا ہونا چاہیئے۔ جن پر ایمان کا دارومدار ہوتا ہے۔ اور جس کی تعریف مودودی صاحب نے اپنے اسی دوسرے مکتوب میں کی ہے۔ جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے۔ اور جس کو ہم یہاں ایک بار پھر نقل کر دیتے ہیں۔

"جو امور دین میں اس نوعیت کی اہمیت رکھتے ہیں۔ کہ ان پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہوتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ایسے مبہم اور مہمل طریقوں سے بیان نہیں کرتا۔ کہ ان کے لئے لمبے چوڑے استدلالوں کی ضرورت ہو۔ وہ تو صاف صاف اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ جس طرح ایمان باللہ۔ ایمان بالرسالت۔ ایمان بالآخرت وغیرہ مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔ اور نماز اور روزہ کی فرضیت کا حکم دیا گیا ہے۔"

(مکتوب مودودی صاحب تسنیم ۱۷ رجون ۱۹۵۲ء)

سچ اور جھوٹ

عیسائیوں اور آریوں کا قاعدہ ہے۔ کہ جب مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ اصولی بحث میں پورے نہیں اتر سکتے۔ تو پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مقدس پر رکیک حملے شروع کر دیتے ہیں۔ انیسویں صدی کے اخیر اور بیسویں صدی کے آغاز میں عیسائی پادریوں اور آریوں نے بہت اودھم مچایا۔ اس عہد میں خاصکر پادریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نہایت غیر مہذب اعتراضات کئے۔ اور "امہات المومنین" جیسی دلآزار کتابیں لکھیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف ان گندہ دہن پادریوں کو سبق سکھانے کے لئے انجیل کے یسوع کے متعلق خود عیسائیوں کی کتابوں سے بعض باتیں ثابت کر کے لکھیں۔ اور الزامی جوابات دیئے اور آپ نے اس امر کی وضاحت بھی کر دی۔ کہ آپ نے محض پادریوں کو بدزبانی سے روکنے کے لئے ایسا کیا ہے۔

عیسائیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک یہ بھی غصہ ہے۔ کہ آپ نے خود انکی انجیلوں سے ثابت کیا ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر جان بحق نہیں ہوئے تھے بلکہ زندہ اتار لئے گئے تھے اور مرہم پٹی سے تندرست ہونے کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے مشرق کی طرف آگئے تھے۔

لاہور سے عیسائیوں کا ایک ماہوار اخبار "اخوت" نامی نکلتا ہے۔ اسکی اشاعت جون میں ایک پرانا مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "مسیح کی موت و بعثت کا اثبات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے اوہام کا ابطال" مضمون کیا ہے کو سے گالیوں کا پلندا ہے۔ پہلے تو جی بھر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں۔ اور پھر بزعم خود مسیح موعود علیہ السلام کی غلطیاں نکالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ کی تحریروں سے کتر بیونت کر کے چند حوالے دیکر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آپ نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مدت میں متضاد بیانی کی ہے۔ یعنی کہیں تو لکھا ہے کہ وہ تین گھنٹے صلیب پر رہے۔ اور کہیں دو گھنٹے اور کہیں چند منٹ۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ یسوع مسیح کی حیات و ممات کے متعلق کوئی معتبر شہادت موجود نہیں ہے۔ چار انجیلیں جن پر آجکل کی عیسائیت کا دارومدار ہے۔ نہایت ہی غیر معتبر ہیں۔ کیونکہ علاوہ اور باتوں کے ان میں آپس میں بے حد تضاد پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مدت کے واقعہ کو ہی لے لیجئے۔ حضرت مرقس نے لکھا ہے کہ "پہر دن چڑھا تھا جب انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا۔"

متی۔ لوقا اور یوحنا اس کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔ یوحنا نے تو یہ بھی نہیں لکھا کہ دوسرے پہر سے لیکر تیسرے پہر تک اندھیرا ہو گیا تھا۔ اور نہ یہ لکھا ہے کہ اسکو کس وقت صلیب سے اتارا گیا تھا۔ جب صلیب کے واقعہ کے متعلق خود انجیلوں میں اختلاف ہے۔ تو کیا مضمون نویس کو شرم نہیں آتی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتا ہے۔ ذرا اپنے رسولوں کے چند اختلافات ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) "جب باہر آئے تو انہیں شمعون نام ایک کورینی آدمی ملا۔ اسے بیگار میں پکڑا۔ کہ اسکی صلیب اٹھائے اور اس جگہ کو جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ پہنچکر .... الخ" (متی $\frac{۲۷}{۳۲}$) (مرقس $\frac{۱۵}{۲۱}$) (لوقا $\frac{۲۳}{۲۶}$)

"پس وہ یسوع کو لے گئے۔ اور وہ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا۔ جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے" (یوحنا $\frac{۱۹}{۱۷}$)

کیا متی۔ مرقس اور لوقا جھوٹے ہیں یا یوحنا؟

(۲) "اس وقت اس کے ساتھ دو ڈاکو صلیب پر چڑھائے گئے ...... اسی طرح ڈاکو بھی جو اس کے ساتھ صلیب پر چڑھائے گئے تھے اس پر لعن طعن کرتے تھے" متی $\frac{۲۷}{۳۸-۴۴}$ ۔ مرقس $\frac{۱۵}{۲۶-۳۲}$

"پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ ان میں سے ایک اسے یوں طعنہ دینے لگا۔ کہ کیا تو مسیح نہیں۔ تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے نے اسے جھڑک کر جواب دیا۔ کیا تو خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔ حالانکہ اسی سزا میں گرفتار ہے۔" لوقا $\frac{۲۳}{۳۹-۴۳}$

"پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔" یوحنا $\frac{۱۹}{۳۲}$

چار انجیلوں میں ڈاکوؤں کے متعلق تین مختلف بیان ہیں۔ متی اور مرقس تو کہتے ہیں۔ دونوں ڈاکوؤں نے لعن طعن کی۔ لوقا ایک ڈاکو کو مانتا ہے۔ اور یوحنا اس امر کے متعلق بالکل خاموش ہے تو بتائیے ان میں سے کون سچا ہے؟

ہم نے یہاں صرف دو اختلافات دکھائے ہیں۔ انشاء اللہ پھر کبھی دکھائیں گے۔ کہ انجیلوں کے صرف اسی حصہ میں کتنی اختلاف بیانی ہے۔ اب ذرا اپنے گھر کا حال دیکھئے کہ یہ ہیں آپکے رسول بتائیے ان میں سے کون جھوٹا ہے۔ اور کون سچا۔ پھر یوحنا میں جس طریقے سے یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسکو پڑھیں تو تین گھنٹے یا دو گھنٹے تو کیا واقعی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند منٹوں ہی میں کام ہو گیا تھا۔ صلیب تک لیجانے تک کے جو واقعات چار انجیلوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ان میں پانچ سات گھنٹوں سے کیا کم

ہرج ہوتے ہی کہ گئے۔ ۳۰ء سے ۔۔۔ خیال ہی یوحنا ہی شاید ایک ایسا شخص ہے جس کو دعویٰ ہے کہ اس نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مرقس کے نام کا کوئی شخص یسوع کا شاگرد نہیں تھا۔ یورپین عیسائی محققین کا قیاس ہے کہ

سنہ ۶۰ء میں مرقس کی انجیل لکھی گئی۔ جو بھی مشکوک ہے۔ لیکن یوحنا کے متعلق قیاس ہے۔ کہ یہ حواری تھا۔ اور خود اپنی انجیل کے آخر میں اس کو صاف لفظوں میں ظاہر کیا ہے۔

رویتِ ہلال کا انوکھا طریق

اسلام نے ان معاملات میں عوام الناس کی سہولت پر بنیاد رکھی ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

سابقہ سالوں کی طرح اس سال بھی میں ارادہ رکھتا تھا کہ انشاء اللہ رمضان کی برکات کے متعلق دوستوں کے فائدہ کے لئے ایک مضمون لکھ کر شائع کروں گا۔ لیکن رمضان سے ایک ہفتہ پہلے بیماری نے اس طرح پکڑا۔ کہ کسی مضمون کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا تو درکنار خود بھی روزوں سے محروم ہوا جاتا ہوں۔ مسلسل بخار اور انتڑیوں کی سوزش اور جگر کے بڑھ جانے نے نڈھال کر رکھا ہے۔ اس لئے اپنے اس ارادہ کو پورا نہیں کر سکا۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

لیکن اس رمضان کے شروع میں ایک ایسی بات پیش آئی ہے۔ جس نے مجھے یہ مختصر نوٹ املا کرانے پر مجبور کر دیا ہے۔ جیسا کہ اخبار پڑھنے والے دوستوں کو معلوم ہوگا۔ اس سال گو پنجاب میں اتوار یعنی ۱۸ جون ۱۹۵۰ء کو پہلا روزہ رکھا گیا ہے۔ لیکن جیسا کہ پاکستان ٹائمز وغیرہ میں چھپا ہے کراچی میں ہفتہ یعنی ۱۷ جون سے پہلی رات کو چاند دیکھا گیا۔ اور اس تاریخ کو وہاں پہلا روزہ ہوا۔ خیر اس قسم کے اختلاف تو مطلع کے اختلاف کے نتیجہ میں بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن کراچی میں چاند دیکھنے کا جو طریق بیان کیا گیا ہے۔ وہ بالکل انوکھا اور غالباً اسلام کی تاریخ میں اس قسم کی پہلی مثال ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اخباروں میں چھپا ہے۔ کراچی میں جمعہ کی شام کو علماء کی ایک پارٹی ہوائی جہاز میں بیٹھ کر فضا میں بلند ہوئی۔ اور جب تک چاند نظر نہیں آیا۔ (کیونکہ اس وقت قریب کی فضا میں بادل تھے۔) یہ پارٹی بلند سے بلند تر ہوتی گئی۔ حتی کہ وہ پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر پہونچ گئی۔ اس بلندی پر پہونچ کر سب سے پہلے جہاز کے پائیلٹ نے جہاز کے دیدبان میں سے جھانک کر ہلال کو دیکھا۔ اور اس کے بعد اس کی دعوت پر علماء کی اس پارٹی کے ایک ایک فرد نے اس کی جگہ لے کر چاند کی زیارت کی۔ اور پھر زمین پر اتر کر رمضان المبارک کا اعلان کر دیا گیا۔

(پاکستان ٹائمز لاہور مورخہ ۱۷ جون ۱۹۵۰ء)

بظاہر یہ طریق ایک نیا علمی طریق ہے۔ اور غالباً اس سے پہلے کسی اسلامی ملک میں اس طریق کو اختیار نہیں کیا گیا۔ اور شائد اکثر لوگ اس خبر کو پڑھ کر خوش بھی ہوئے ہونگے کہ اس نئی ایجاد نے ہلال بینی کی مشکل کو حل کر دیا ہے۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ طریق اسلامی منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام نے اس قسم کے معاملات میں جو علم ہیئت۔ عبادتوں سے تعلق رکھتے ہیں سائنس کے مخصوص طریقوں اور ارباب علم رستوں کی بجائے عوام الناس کی سہولت اور جمہور کے بدیہی منظر پر بنیاد رکھی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

الشهر تسع وعشرون
ليلة فلا تصوموا حتى
تروا الهلال فان غم
عليكم فاكملوا العدة
ثلاثين (بخاری)

"یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی چاند کا مہینہ انتیس۲۹ رات کا ہوتا ہے (اور کبھی تیس۳۰ رات کا ہوتا ہے) پس اے مسلمانو تم رمضان کے روزے اس وقت تک شروع نہ کیا کرو۔ جب تک کہ شعبان کی انتیس۲۹ تاریخ کے بعد چاند نہ دیکھ لو۔ اور اگر انتیس۲۹ تاریخ کی شام کو تمہارے علاقہ میں بادل ہوں تو اس صورت میں تیس۳۰ کی گنتی پوری کر کے روزے شروع کیا کرو۔"

اس صحیح حدیث میں جو غالباً بخاری اور مسلم دونوں میں آتی ہے ہلال کی رویت کا یہ واضح اور صاف طریق بیان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ چاند کا مہینہ کبھی انتیس۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ اور کبھی تیس۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر انتیس۲۹ شعبان کی شام کو چاند نظر آجائے۔ اور لوگ اسے دیکھ لیں تو فبہا۔ لیکن اگر انتیس۲۹ کو چاند نظر نہ آئے اور بادل ہوں۔ تو پھر تیس۳۰ کی گنتی پوری کر کے اگلے دن سے روزہ شروع کرنا چاہیئے۔ اب اس صاف اور سیدھے طریق کو چھوڑ کر یہ خیال کرنا کہ ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر اور بادلوں سے اوپر پرواز کر کے چاند دیکھنے کی کوشش کی جائے ایک خواہ مخواہ کا تکلف ہے۔ جو اس قسم کے معاملات میں اسلامی منشاء کے خلاف ہے۔ دراصل ان عبادات کے معاملہ میں جو عوام الناس سے تعلق رکھتی ہیں اسلام نے کسی ارباب علمی طریق پر بنیاد نہیں رکھی۔ بلکہ پبلک کی سہولت اور عوام الناس کی رویت پر بنیاد رکھی ہے۔ اور یہ اصول روزے کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔ بلکہ ہر وسیع اسلامی عبادت کے معاملہ میں یکساں چلتا ہے مثلاً جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے نمازوں کے اوقات میں سورج کے **طلوع** اور **زوال** اور **غروب** پر بنیاد رکھی گئی ہے جو ایک بدیہی چیز ہے۔ اور ہر شخص کی پہونچ کے اندر ہے۔ نہ کہ کسی خاص طبقہ کی اجارہ داری۔ اسی طرح رمضان میں روزوں کے مہینہ کے آغاز کو چاند کی رویت پر مبنی قرار دیا گیا ہے اور یومیہ روزہ کی ابتداء اور انتہاء کو سورج کے طلوع اور غروب کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی اسی طرح کی ایک بدیہی چیز ہے۔ جو کسی خاص گروہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اسی طرح حج کے مہینہ اور حج کی تاریخوں کو چاند کی رویت کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے مگر حج کے روزانہ مراسم کو سورج کی حرکات کے ساتھ جوڑا گیا ہے گویا اس قسم کی ساری عمومی عبادتوں کو چاند اور سورج کی نظر آنے والی حرکات پر مبنی قرار دیا گیا ہے تاکہ عوام الناس ان کے متعلق خود اپنی تسلی اور رویت کے مطابق فیصلہ کر سکیں۔

اوپر کی تشریح میں ضمناً اس سوال کا جواب بھی آجاتا ہے۔ جو بعض لوگ جلد بازی میں کیا کرتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے کہ اسلام نے احکام اور اسلام کے اوقات صرف چاند کے ساتھ وابستہ کئے گئے ہیں۔ اور گویا نظام قمری کو اختیار کر کے نظام شمسی کو ترک کر دیا گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ اعتراض بالکل غلط اور جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اسلامی عبادتوں کے احکام صرف چاند کے ساتھ ہی وابستہ نہیں۔ بلکہ حسب ضرورت۔ اور حسب حالات چاند اور سورج دونوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یعنی اگر کسی امر میں عوام الناس کی سہولت چاند کی رویت کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو اسے چاند کی حرکات پر مبنی قرار دے دیا گیا ہے اور اگر کسی امر میں پبلک کی سہولت سورج کی حرکات کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو اسے سورج کی حرکات کے ساتھ وابستہ قرار دے دیا گیا ہے۔ پس نظام شمسی اور نظام قمری دونوں اسلامی نظام ہیں۔ اور دونوں سے اسلام نے یکساں فائدہ اٹھایا ہے۔ بلکہ شائد اسلام کے زیادہ احکام نظام شمسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً نمازوں کے اوقات جو سب سے افضل ترین عبادت ہے کلیتہً سورج کی حرکات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کے مقابل پر رمضان کے بعض احکام (مثلاً رمضان کے مہینہ کا آغاز اور انجام) چاند کی رویت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور بعض احکام (مثلاً یومیہ روزے کا آغاز اور انجام) سورج کی حرکات کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی حال حج کا ہے کہ اس کے مہینہ اور تاریخوں کی تعین تو چاند کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن تاریخوں کے اندر حج کے یومیہ مراسم سورج کی حرکات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ گویا موٹے طور پر نماز اور روزہ اور حج کے احکام کا ۲/۳ حصہ سورج کی حرکات کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ اور ۱/۳ حصہ چاند کی حرکات کے ساتھ وابستہ رکھا گیا ہے۔ اور اس سارے نظام میں یہی حکیمانہ اصول چلتا ہے۔ کہ عوام الناس کی سہولت کے لئے چاند اور سورج کی بدیہی رویت اور بدیہی حرکات پر بنیاد رکھی جائے۔ الغرض اسلام نے عبادتوں کے اوقات کو عوام الناس کی سہولت کے لئے چاند اور سورج کی بدیہی حرکات پر مبنی قرار دیا ہے۔ اس لئے میری ناقص رائے میں یہ بات درست نہیں۔ کہ ان معاملات میں اسلامی عبادتوں کے احکام کو ان کے بدیہی میدان سے ہٹا کر کسی مخصوص علمی اور سائنٹفک طریق سے وابستہ کر دیا جائے۔ اور عبادات کے اوقات کا فیصلہ ایک خاص طبقہ کی اجارہ داری بن جائے۔

اسلام کے مقرر کردہ طریق میں ایک بھاری حکمت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں ہر مسلمان کی ذاتی دلچسپی براہ راست قائم رہتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دینی روح لازماً ترقی کرتی ہے اور عبادتوں کے اوقات کے انتظام اور تعیین میں ہر فرد کا ذاتی شوق نہ صرف حصہ دار

بلتا ہے۔ بلکہ بڑھتا اور نشو ونما پاتا ہے۔ دیکھو یہ کیا روح پرور نظارہ ہے کہ شعبان کی انتیس ۲۹ تاریخ کو ہر مسلمان رمضان کے انتظار میں اور ہلال رمضان کی ...... کے شوق میں آسمان کی طرف نظریں اٹھائے رہتا ہے۔ کہ اس کا محبوب چاند کب نظر آتا ہے۔ اور پھر وہ چاند کو دیکھ کر کتنی روحانی خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اور نئے زمانہ کی برکات کے واسطے کس طرح دعاؤں وغیرہ میں منہمک ہو جاتا ہے۔ لیکن ہوائی جہاز میں بیٹھ کر چند علماء یا چند امراء کا فضا کی بلندیوں میں پہنچ کر چاند دیکھ لینا اور عوام الناس کا اس سے محروم رہنا اس ساری روحانی کیفیت اور اس سارے ذوق وشوق پر گویا پانی پھیر دیتا ہے۔ بے شک بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ باریک ہونے کی وجہ سے چاند صرف چند تیز نظر لوگوں کو نظر آتا ہے۔ لیکن یہ بات شاذ ہے۔ اور بہر حال قاعدہ یہی ہے کہ اکثر لوگ خود چاند کو دیکھ کر ذاتی شوق کو پورا کرتے ہیں۔ اور جنہیں چاند نظر نہیں آتا۔ وہ بھی کم از کم اس کی جستجو اور تلاش میں کچھ وقت خرچ کر کے اپنے شوق و ذوق کے جذبے کو پورا کر لیتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے۔ کہ انتیس ۲۹ شعبان کی شام کو صحابہ کرامؓ روزوں کے آغاز کے انتظار میں اس طرح باہر نکل نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ اس سے مدینہ کی گلیوں میں ایک خاص قسم کی روحانی کیفیت اور گہما گہمی پیدا ہو جاتی تھی۔ یہ کیفیت بھلا ہوائی جہازوں کی رویت کے ذریعہ کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے؟

لیکن سب سے زیادہ اہم بات غالباً مطلع کے اختلاف کی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ زمین کے گول ہونے کی وجہ سے مختلف مقامات کا مطلع جدا ہوتا ہے۔ اور جن دو جگہوں میں ایک خاص نوع کا فاصلہ زیادہ ہو جائے۔ وہاں مطلع کا فرق اس حد تک پہونچ جاتا ہے۔ کہ ایک جگہ چاند نظر آتا ہے۔ اور دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ بہر حال جو چاند یہاں نظر آ رہا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ خاص جہت کے فرق سے پانچ سات سو میل پیچھے کے علاقہ میں بھی نظر آئے خصوصاً جبکہ وہ افق کے قریب ہو۔ اور اس کے طلوع کا وقت بھی تھوڑا ہو۔ بہر حال جغرافیائی لحاظ سے ہر جگہ کا مطلع جدا ہوتا ہے۔ اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ ہر علاقہ کے لوگوں کو اپنے مطلع کی رویت پر بنیاد رکھنی چاہیئے۔ چنانچہ:-

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ایک مسلمان شام سے مدینہ کی طرف آیا۔ اور اس نے آ کر خبر دی کہ شام میں فلاں دن چاند دیکھ کر روزہ رکھا گیا ہے۔ یہ دن مدینہ کی رویت ہلال کے خلاف تھا اس پر بعض مسلمانوں میں چہ میگوئی ہوئی۔ اور وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس پہونچے۔ اور ان سے پوچھا کہ اس معاملہ میں اسلام کا کیا فتویٰ ہے انہوں نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے مقامی مطلع پر بنیاد رکھا کریں۔ پس اگر شام میں کسی اور دن روزہ رکھا گیا ہے۔ تو کوئی بات نہیں۔ شام والوں کے لئے وہی رمضان کا آغاز سمجھا جائیگا جبکہ انہوں نے شام میں چاند دیکھا لیکن ہم مدینہ والوں کے لئے رمضان کا آغاز اس تاریخ کے مطابق سمجھا جائے گا۔ جبکہ مدینہ میں چاند دیکھا گیا۔

(نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی)

اس حدیث سے جو اس وقت میں نے یاد سے لکھی ہے۔ مگر اس کا معیّن حوالہ بعد میں تلاش کر کے پیش کیا جا سکتا ہے ثابت ہے کہ اسلام نے اس معاملہ میں مطلع کے اختلاف کو بھی ضرور ملحوظ رکھا ہے۔ یعنی اگر مطلع مختلف ہو جائے۔ تو حکم یہ ہے کہ اپنی مقامی رویت کے مطابق عمل کرو۔ اب ظاہر ہے کہ جس طرح فاصلہ کے لحاظ سے مطلع بدلتا ہے۔ اسی طرح وہ بلندی کے لحاظ سے بھی بدلتا ہے۔ زمین پر کھڑے ہو کر ہمارا مطلع اور ہوتا ہے۔ اور پندرہ ہزار فٹ اوپر جانے کے نتیجہ میں وہ اور ہو جائے گا اور اس فرق کے نتیجہ میں یہ بالکل ممکن بلکہ اغلب ہے کہ جو چیز زمین پر کھڑے ہو کر نظر نہیں آ سکتی۔ وہ اوپر جانے سے نظر آنے لگے۔ دراصل جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے مطلع کا اختلاف زیادہ تر زمین کی گولائی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جس طرح خاص جہت میں چند سو میل آگے پیچھے ہونے کی وجہ سے زمین کے درمیانی حصہ کی گولائی کا عنصر کم و بیش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لازماً وہ بلندی کے نتیجہ میں بھی بدل سکتا ہے۔ اور بدلے گا۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ بات درست نہیں کہ ہم پندرہ پندرہ ہزار فٹ فضاء میں بلند ہو کر چاند دیکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس طرح مطلع کافی بدل سکتا ہے حالانکہ شریعت ہمیں ہمارے مقامی مطلع کی پابند قرار دیتی ہے۔ نہ کہ کسی دوسرے مطلع کی۔

خلاصہ یہ کہ چاند دیکھنے کا جو طریق اس سال کراچی میں ایجاد کیا گیا ہے۔ وہ میری رائے میں درست نہیں۔ کیونکہ:-

(۱) وہ رویتِ عامہ کے اصول کے خلاف ہے۔

(۲) وہ عوام الناس کے جذبۂ شوق و ذوق کو کم کرنے والا ہے۔ اور

(۳) اس میں مطلع بدل جاتا ہے۔ حالانکہ شریعت کا منشاء یہ ہے کہ ایسے امور میں مقامی مطلع پر بنیاد رکھی جائے:

میں نے یہ نوٹ بیماری کی حالت میں بستر میں لیٹے لیٹے املاء کرایا ہے۔ اور تکلیف کی وجہ سے اس کی نظر ثانی بھی نہیں کر سکا۔ لیکن بہر حال میں امید کرتا ہوں کہ میرا یہ نوٹ ہمارے دوستوں کو کم از کم ایک ذہنی خوراک مہیا کرنے میں ضرور کامیاب ہو گا۔ بالآخر میں پھر اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ والسلام

خاکسار:- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

۲۰ جون ۱۹۵۰ء

بیگانۂ انجام

احمدیت کے ایک مخالف سے

یہ مچلتے ہوئے ارماں یہ امیدوں کی ترنگ — یہ پریشان سے آوارہ خیالات کی جنگ

یہ خمارِ مئے پندار میں نغماتِ سرور — یہ تری شوخ نگاہوں میں چھلکتا ساغرِ ولر

یہ تصور میں ترے رقص کناں خلدِ بریں — جس کا ہر ذرہ ترے ذہن میں ہے ماہ جبیں

یہ تیری سعیٔ مسلسل تیرا فردوسِ خیال — یہ تری اپنی نگاہوں میں ترا حُسنِ مآل

ایک عنوان ہے بربادی کے عنوانوں میں — بے حقیقت سا سفینہ ہے یہ طوفانوں میں

تو شناسا نہیں ناکامیٔ باطل سے ابھی — زندگی تجربۂ دہر سے ہے تیری تہی

رازِ قدرت تیری آنکھوں پہ عیاں ہو نہ سکا

اپنے افعال پہ عصیاں کا گماں ہو نہ سکا

غرق افواج ہوئی ہیں تجھے معلوم نہیں؟ — ایسے ابواب سے تاریخ تو محروم نہیں

تیرے اسلاف تھے ایسے بھی جہاں میں موجود — تھا گراں جن کی طبیعت پہ خدائی کا وجود

خالقِ کون ومکاں سے بھی جو برگشتہ رہے — عمر بھر منزلِ مقصود کو جو پا نہ سکے

جنکی تقدیر میں گم گشتگیٔ منزل تھی — راحتِ زیست میں افسردگی کامل تھی

آج بھی انکی حکایات ہیں مشہورِ زماں — آج بھی انکی تباہی سے دہلتا ہے جہاں

کاش اے کاش تجھے انکی خبر ہو جائے — تیری تخئیل کی راتوں کی سحر ہو جائے

کون سمجھائے کہ بیگانۂ انجام ہے تُو

اک شبِ تار کی بے کیف وحزیں شام ہے تُو

نسیم سیفی بی۔ اے

ربوہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

امریکہ کے دارالحکومت میں جماعت احمدیہ کے ذریعے پہلی اسلامی مسجد کا قیام

اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے معجزانہ نظارے

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ انچارج امریکہ)

خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر و احسان ہے کہ اس نے جہاں جماعت احمدیہ کو دنیا کے دوسرے کئی ممالک میں خدائے واحد کی عبادت کے مراکز قائم کرنے کی توفیق بخشی۔ وہاں امریکہ کے دارالحکومت میں بھی پہلی مسجد کے قیام کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ سیاسیات عالم میں اس وقت امریکہ کی اہمیت محتاج وضاحت نہیں۔ اس وسیع ملک کے دارالحکومت میں مسجد کی ضرورت بھی نہایت واضح تھی۔ مگر یہ فخر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی۔ غریب اور موجودہ حالات میں مہاجر جماعت کے لئے ہی مقدر فرمایا کہ انہی کے ذریعے سے واشنگٹن میں سب سے پہلی مسجد کی بنیاد پڑے۔ یوں تو اسلامی حکومتوں کے سفارت خانوں کو برسوں سے یہ خیال تھا کہ یہاں پر ایک عالیشان مسجد کی عمارت بنائی جائے۔ اور حال ہی میں نہ صرف اس کے لئے زمین بھی خریدی گئی۔ بلکہ مختلف مسلمان حکومتوں نے کئی لاکھ ڈالر چندہ بھی جمع کیا۔ لیکن اس کی تعمیر کا کام اس وقت تک رکا رہا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس الٰہی جماعت کو اپنے نہایت محدود ذرائع اور قلیل اموال کے باوجود یہ عزت نصیب کر دی کہ اس خدائے قدوس کا نام اس کے خدام کے ذریعے ہی صحیح طور پر سب سے پہلے بلند کیا جائے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اور رہنمائی نے اس کٹھن کام کی بہت سی منزلوں کو آسان کروا دیا۔ گذشتہ اگست میں جب خاکسار کو ایک مختصر عرصہ کے لئے پاکستان آنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کی توفیق ملی تو دوسرے امور کے علاوہ حضرت اقدس نے واشنگٹن میں مسجد کے لئے مکان کی تلاش کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کے لئے واپس امریکہ پہنچتے ہی جائداد کی خرید و فروخت کرنیوالی کمپنیوں کے ذریعے سے ایک موزوں مکان کی تلاش شروع کر دی گئی۔ مختلف مکانوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد خاکسار نے واشنگٹن جا کر ان کے متعلق تفصیلی واقفیت حاصل کر کے حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک عمارت کی مکانیت اور محل وقوع کو پسند فرما کر اس کے متعلق سودا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ ابتداء میں مالکان نے پچاس ہزار ڈالر کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر الٰہی فضل کے ماتحت متواتر کوششوں کے نتیجے میں آخر ساڑھے بیالیس ہزار ڈالر پر راضی ہو گئے۔ اس قدر رقم کا ڈالروں کی صورت میں بیک وقت ادا کرنا نہایت مشکل امر تھا دوسری صورت یہ تھی کہ جائداد کو رہن رکھا جائے یا اقساط سے قیمت ادا کی جائے۔

یہاں کے مروجہ طریقوں کے مطابق ان ہر دو صورتوں میں سود دینا پڑتا تھا۔ ہماری مخلصانہ خواہش اور دعا یہ تھی کہ مسجد کے قیام کے سلسلہ میں ہمیں سود میں نہ الجھنا پڑے۔ بظاہر یہ ایک امید موہوم تھی۔ بہر کیف اللہ تعالیٰ کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے قرضہ حسنہ کے حصول کی مہم شروع کی گئی۔ مگر اس قدر رقم کا جمع ہونا اتنا مشکل تھا کہ آخری دو چار روز سے قبل بھی ہمارے پاس پوری قیمت ادا کرنے کے لئے موجود نہ تھی۔ مگر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت شامل حال تھی۔ اس نے معجزانہ طور پر یہ کرم فرمایا کہ قیمت ادا کرنے کے لئے مقررہ دن پر ہم تمام رقم نقد ادا کرنے کے قابل ہو گئے اس کے لئے بعض بزرگوں نے جہاں ذاتی طور پر قرضہ حسنہ دیا۔ وہاں اپنے توسط سے دوسرے لوگوں سے بھی قرضے دلائے امریکن احمدی بھائیوں نے قرضوں اور چندوں کے ذریعے سلسلے سے اخلاص و محبت کا ثبوت دیا۔ اس وقت تک امریکن احباب کے چندے ایک ہزار ڈالر کے قریب ادا ہو چکے ہیں اور ابھی اور وصولیوں کی توقع ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جنہوں نے مختلف رنگ میں مسجد واشنگٹن کے قیام میں مدد فرمائی۔ اجر عظیم دے اور اپنی نعمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے خدائے یگانہ کا نام بلند کرنے میں سعی فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔

یہ مکان خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مضبوط بنا ہوا ہے اور سہ منزلہ ہے۔ ہر منزل پر پانچ پانچ کمرے ہیں۔ اس کے علاوہ Basement میں بھی دو تین کمرے قابل استعمال موجود ہیں۔ پہلی منزل پر لائبریری ریڈنگ روم دفتر۔ اور ملاقاتیوں کے لئے کمرے کی تجویز ہے۔ اصل مسجد کے لئے دوسری منزل پر دو بڑے کمروں کو ایک بنانے کا ارادہ ہے۔ تیسری منزل فی الحال مختلف امریکن مشنوں سے آنے والے مہمانوں کے لئے استعمال ہو گی۔ مکان کے ساتھ چھوٹا سا خالی قطعہ زمین تھا۔ یہ مکان پہلے ایک خاندان کے استعمال میں تھا۔ اب چونکہ اس کا استعمال پبلک کے لئے ہو گا۔ اسلئے امریکن حکومت کے قوانین کے ماتحت بعض تبدیلیاں عمارت میں کرنی پڑیں گی اور اس ملک میں تعمیر و مرمت اور فرنیچر وغیرہ کے اخراجات بہت گراں ہیں۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ غالباً دنیا بھر میں سب سے زیادہ گراں ملک یہی ہے اسلئے ان تبدیلیوں اور اصلاحات پر اور ضروری سامان کے مہیا کرنے پر قریباً آٹھ دس ہزار ڈالر خرچ کا اندازہ ہے مگر ارادہ یہ ہے کہ جو اخراجات اس وقت قانونی طور پر ناگزیر ہیں۔ فی الحال ان کی طرف توجہ دی جائے۔ وباللہ التوفیق

محل وقوع کے لحاظ سے یہ مکان

LEROY PLACE

پر واقع ہے۔ جس کے معنی اردو میں "مقام سلطان" کے ہیں۔ گویا معنوی لحاظ سے بھی اس نام کو مسجد کے قیام کے ساتھ ایک وابستگی حاصل ہے۔

مسجد واشنگٹن سے پاکستانی سفارتخانہ صرف دو منٹ کے فاصلے پر ہے۔ مسجد کے سامنے سڑک کے پار سفارت خانہ برازیل کا ایک دفتر ہے اور چند قدم کے فاصلے پر ہی سویڈن ہنگری اور ایکواڈور کے سفارت خانے بھی بالعموم آٹھ دس منٹ کی مسافت کے اندر اندر واقع ہیں صدر جمہوریہ امریکہ اور ایوان کانگریس قریباً دو میل کے فاصلے پر ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر ملکی تاروں کے لئے پتہ "ISLAM" بھی رجسٹرڈ کرا لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اسی ہفتہ جب کہ امریکہ مشن کا ہیڈ کوارٹر بنانے کے لئے شکاگو سے یہاں منتقل ہونے کی توفیق بھی یکم ماہ ہجرت کو ملی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم امریکہ مشن کے اس نئے مرکز اور امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کے قیام کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے بھر دے اور احمدیت اور اسلام کی فتوحات کے دروازے اس قدم کے ساتھ معجزانہ طور پر کھل جائیں اور خدائے ذوالجلال کا نام حقیقی طور پر یہاں سے بلند ہو تاکہ دنیائے مغرب بھی شمع توحید سے منور ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

مجھے ایک خط دیکھنے کا اتفاق ہوا جو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے سکندر آباد دکن سے صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے کے نام تحریر فرمایا ہے۔ حضرت شیخ صاحب موصوف نے عزم فرمایا ہے کہ وہ بہت جلد حضرت امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری ترتیب فرما دیں۔ انہیں یہ تحریک بطور القاء ہوئی ہے اور انہوں نے اس سوانح عمری کی ترتیب شروع کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب شیخ صاحب کو قریب ترین فرصت میں اس کار خیر کی تکمیل کی توفیق بخشے آمین

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ اس کام کے لئے جناب شیخ عرفانی صاحب بہترین وجود ہیں۔ انشاء اللہ وہ پوری محنت اور توجہ سے اس کام کو سرانجام دیں گے۔ اب ضرورت ہے کہ مخلصین سلسلہ اس قیمتی خزانہ کو ہاتھوں ہاتھ لیں۔ اسلئے میں احباب حضرت شیخ صاحب عرفانی کو الٰہ دین بلڈنگس سکندر آباد کے پتہ پر مطلع فرما دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کتاب جلد مگر محدود تعداد میں شائع ہو گی اسلئے خریداری کے لئے حضرت شیخ صاحب کو جلد تر اطلاع ملنی ضروری ہے۔ قیمت کا اندازہ پانچ روپے کے لگ بھگ ہے ضخامت چار پانچ صد صفحات ہو گی۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کوئٹہ میں درس القرآن

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

کوئٹہ ۱۸ جون۔ کئی دن کی علالت اور ناسازی طبع کے بعد کل یکم ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۵۰ء سات بجے شام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی دفعہ باہر تشریف لائے۔ اور حضور ایدہ اللہ نے ایک مختصر سی تقریر کے بعد تمام دوستوں کے ساتھ مل کر ایک لمبی دعا فرمائی۔ اور پھر سورۂ مریم سے قرآن کریم کے درس کا آغاز فرمایا۔ دعا سے قبل حضور نے ارشاد فرمایا:-

میری اصل غرض اس وقت یہاں آنے کی یہ ہے۔ کہ رمضان المبارک کے افتتاح کے طور پر ہم سب مل کر دعا کرلیں۔ آج سے وہ مبارک مہینہ شروع ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ اس مہینہ میں جو لوگ مجھ سے دعائیں کرتے ہیں۔ ان کی دعاؤں کو میں سنتا ہوں۔ اور ان کے قریب تر آجاتا ہوں۔ پس اس مبارک مہینہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کا فضل مانگنے کے لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ہم سب مل کر آج پہلے دن دعا کرلیں۔ تاکہ یہ مہینہ ہمارے لئے بابرکت ثابت ہو۔ اور اسلام کی ترقی اور جماعت کی ترقی کی بنیادیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس مبارک مہینہ میں رکھی جائیں۔ میرا ارادہ اس دفعہ یہ بھی تھا۔ کہ میں قرآن کریم کے چند پاروں کا درس دوں۔ جو کہ آئندہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے طور پر شائع ہونے والے ہیں۔ کیونکہ جو پچھلا درس تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے۔ پندرہ پارے قرآن کریم کی تفسیر کے شائع ہو چکے ہیں۔ اور مزید مضمون کی کا تقاضا کیا جا رہا ہے۔ میری کوئٹہ آنے کی بڑی غرض یہی تھی۔ کہ ایک تو رمضان کے روزے زیادہ سہولت سے رکھ سکوں۔ دوسرے میں قرآن کریم کے چند پاروں کے نوٹ مجلس میں بیٹھ کر لکھوا دوں۔ تاکہ باقی دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ اور پھر یہ نوٹ صاف ہونے کے بعد ان دوستوں کو بھجوا دیئے جائیں۔ جو قرآن کریم کے ترجمہ کو ایڈٹ کر رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت کچھ دن میری بیماری کی وجہ سے ضائع ہو گئے۔ بلکہ اب بھی پیروں کی حالت ایسی نہیں۔ کہ میں زیادہ دیر تک بیٹھ سکوں۔ یا زیادہ بولنے کا کام کر سکوں۔ کیونکہ یہ بیماری گو ہوتی پیروں یا ہاتھوں میں ہے۔ لیکن اس کی اصلی وجہ دماغی کوفت ہوتی ہے۔ چنانچہ جب بھی اس کا حملہ ہوتا ہے۔ اکثر دفعہ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ گو کبھی کبھی جسمانی تکلیف کی وجہ سے بھی حملہ ہو جاتا ہے۔ جیسے اس دفعہ سفر میں ٹھنڈک لگنے کی وجہ سے یہ تکلیف ہو گئی۔ لیکن اکثر یہ تکلیف دماغی کوفت کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ گویا یہ اعصابی بیماری ہوتی ہے۔ اور اس کی ابتدا اعصاب کی کوفت سے ہوتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس رنگ میں میں باقاعدہ درس دے سکوں یا نہ دے سکوں۔ یوں تو انسان کام کرتا ہی ہے۔ اور میں بھی چارپائی پر لیٹا لیٹا سارا دن کام کرتا رہتا ہوں۔ لیکن بیٹھ کر کام کرنا اور بات ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوئی۔ تو میں کوشش کروں گا۔ کہ پانچ دس یا پندرہ منٹ روزانہ مجلس میں آکر تفسیری نوٹ لکھوا دیا کروں۔ تاکہ مقامی جماعت فائدہ اٹھا سکے۔ یوں تو تفسیر چھپ ہی جاتی ہے۔ لیکن جس جگہ کوئی کام ہو۔ وہاں کے لوگوں کا دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا۔ تو پھر لیٹے لیٹے کام کروں گا۔ بہرحال میری نیت یہی ہے۔ کہ جب بھی طبیعت اچھی ہو۔ میں کچھ وقت کے لئے آجایا کروں۔ اس کے لئے میں نے سات سے ساڑھے سات بجے شام کا وقت مقرر کیا ہے۔ آٹھ بجے روزہ کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے۔ اس طرح افطاری سے آدھ گھنٹہ پہلے دوست فارغ ہو جایا کریں گے۔ کسی دن طبیعت زیادہ اچھی ہوئی۔ تو ممکن ہے آدھ گھنٹہ درس دے دوں۔ اور اگر کسی دن خراب ہوئی۔ تو ممکن ہے۔ پانچ دس منٹ درس دے دوں۔ یا خدانخواستہ ناغہ ہی ہو جائے۔ ان باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ میری نیت یہی ہے۔ کہ رمضان کے دنوں میں میں درس کو اس رنگ میں جاری کروں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ پہلے پندرہ پاروں کے نوٹ شائع ہو چکے ہیں۔ ایک جلد دس پاروں کی دیر سے شائع ہو چکی ہے۔ اور دوسری جلد جو پانچ سیپاروں کی تھی۔ وہ ابھی پچھلے دنوں شائع ہوئی ہے۔ اس ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ درس میں انشاء اللہ سورہ مریم سے شروع کروں گا۔ اور جیسا کہ ظاہر ہے۔ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق کلام کیا جاتا ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال جو درس میں نے دیا تھا۔ وہ چونکہ اردو میں شائع ہونا تھا۔ اس میں میرے مخاطب زیادہ تر مسلمان تھے۔ لیکن اب یہ نوٹ انگریزی ترجمۃ القرآن کے لئے لکھوائے جانے والے ہیں۔ اس لئے اس میں زیادہ تر یورپین مصنفین کے دماغ میں جو خیالات اٹھتے ہیں۔ اور قرآن کریم پر جو اعتراض وہ لوگ کرتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے درس دیا جائیگا۔ گو بعض مضامین لازماً ایسے بھی آجاتے ہیں۔ کہ گو یورپین مصنفین کی ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ ان کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی وہ مضامین بیان کرنے پڑتے ہیں۔ بہرحال جہاں تک اشتراکِ مضامین کا سوال ہے۔ وہاں تو سب قسم کے مضامین پر بحث ہوگی۔ لیکن جہاں مغربی اور مشرقی ذہنیت کا سوال آئے گا۔ وہاں مغربی ذہنیت کو مقدم رکھا جائے گا۔ کیونکہ یہ انگریزی ترجمہ انہی کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد میں دعا کر دیتا ہوں۔ سب دوست میرے ساتھ مل کر دعا کریں۔

ان کلمات طیبات کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی۔ اور پھر سورۂ مریم کے ایک رکوع کی تلاوت فرما کر قرآن کریم کے درس کا آغاز فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ تاکہ حضور اس مبارک مہینہ میں اپنے ارادہ کو پورا فرما سکیں۔

مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی تشویشناک علالت

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

عزیزی عبداللہ خاں کو جو شدید دورہ دل کا اپریل میں ہوا۔ اس کے بعد سے ان کی صحت جو طبیعت اچھی ہونے کے دوران میں کم و بیش ترقی پذیر ہو جاتی تھی۔ اس کی نہ صرف ترقی رکی ہے۔ بلکہ نسبتاً کمزوری بھی ہو رہی ہے۔ اب تو جو ہے کہ پلنگ کو اونچا کر کے ذرا نیم سا کبھی بٹھلا دیا جاتا تھا وہ بھی اس وقت سے بند ہے۔ گذشتہ رات پھر سانس رکنے کا بہت زیادہ دورہ ہوا۔ تقریباً تمام شب تکلیف میں گزری ہے۔ خود ان کی جانب سے بعد السلام علیکم تمام صحابہ حضرت مسیح موعود سب بھائی میرے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ اور کل احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی التجا ہے۔ کہتے ہیں "ڈیڑھ سال مجھے لیٹے گزر چلا ہے۔ اور ہنوز روز اول۔ زندگی بیکار سی ہو کر رہ گئی ہے۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ روزانہ الفضل میں دینا اس لئے بند کر دیا ہے۔ کہ لوگ اس مرض کی حالت کو اکثر سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اب کیا روز لکھا جائے۔ یہ مرض تھرمباسیس کا وہ شدید حملہ تھا جس کی بابت یہاں کے ماہر ڈاکٹروں نے کہا۔ کہ اتنا سخت حملہ ہمارے ریکارڈ میں نہیں۔ اور ہر ۲۴ گھنٹہ جو گذرتے ہیں۔ وہ ایک معجزہ ہوتا ہے۔ کہ خدا نے زندگی کے ساتھ دل گذارا۔ پس جو وقت گذرا خاص خدا کے فضل و کرم سے گذرا۔ اور آئندہ بھی اسی کے فضل پر بھروسہ ہے۔ وہی دعاؤں کی توفیق بخشتا ہے۔ اور وہی رحمت سے قبول فرماتا ہے۔ احباب سے مزید درخواست ہے۔ کہ رمضان المبارک میں خاص دعائیں فرماتے رہیں۔ بخار بھی ہو گیا ہے۔ جو بار بار ہو جاتا ہے۔ یہ بخار دل کی اسی مرض سے ہی متعلق ہے۔ بیخوابی بہت ہے۔ رات کو کئی گھنٹہ کے لئے نیند اچٹ جاتی ہے۔ جو بہت کمزوری پیدا کرتی ہے۔ بدن میں اور پشت میں اکثر بیحد درد رہتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے سابق مبلغ امریکہ تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری صحت نسبتاً بہتر ہے۔ اور تدریجی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ گو درمیان میں بعض عوارضات کی وجہ سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ مصنوعی ٹانگ بھی بنوائی گئی ہے۔ مگر بعض موانع کی بناء پر اس سے پوری مشق نہیں ہو سکی۔ تاہم کسی حد تک چل لیتا ہوں۔ لمبی بیماری کی وجہ سے چونکہ تکلیف کا سلسلہ بھی لمبا ہو گیا ہے اس لئے صحابہ کرام و درویشانِ قادیان۔ اور مخلصین سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ رمضان کے مبارک ایام میں بالالتزام اور خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد کامل صحت دے۔ تمام گناہوں کو معاف کرے۔ جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔ میرے اہل و عیال کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ اور جلد سے جلد خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کے لئے میری روح بے قرار ہے۔ (۲) مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ لبنان بیمار ہیں۔ اور ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ احباب سے انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید) (۳) میری اہلیہ چند دنوں سے بوجہ دماغی کمزوری کے سخت بیمار ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (شکیل احمد پروفیسر بھاگلپور یونیورسٹی، بہار، دلہ) فدوی بہت سی مشکلات و ابتلا میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ خاص طور پر صحابہ سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ (سوندھا خاں احمدی بخشند ضلع کیمل پور) (۵) میری بھاوجہ صاحبہ زبیدہ بیگم عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا کرے۔ محمد ذکاء اللہ خاں پتوکی۔ ضلع لاہور۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

معدنیاتی مشاورتی کمیٹی نے حکومت سے جلد از جلد ایک معدنیاتی بیورو قائم کرنے کی سفارش کی ہے۔ تیل۔ کوئلہ کرومائٹ اور کھریا مٹی پاکستان کی خاص معدنیات ہیں اور تیل کی موجودہ پیداوار پاکستان کی کل ضروریات کے تقریباً ۱۵ فی صدی حصہ کو پورا کرتی ہے

(۲) قیام پاکستان کی تاریخ کی یادگار کے طور پر اخباری کاغذ استعمال کرنے والے اخباروں اور دوسرے رسالوں کے جملہ مالکوں (ناشروں) مدیروں کو اپنے اخباروں اور رسالوں کے خاص نمبر نکالنے کی حکومت نے اجازت دی ہے

(۳) کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں کی بہبودی کمیشن نے چھ اسکولوں اور دو ہسپتالوں کے قیام۔ دو بہبودی افسروں کے تقرر اور پنجاب و بلوچستان کی کوئلہ کی کانوں کے علاقوں میں انسداد ملیریا کی مہم کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔

(۴) ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کو ختم ہونے والے سال میں بحری راستے سے پاکستان نے مجموعی طور سے ۱۱۰ لاکھ روپے کا سامان درآمد کیا اور ۱۸۹۲ لاکھ روپے کا سامان برآمد کیا۔ درآمد میں کپڑا اور برآمد میں خام روئی کی قیمت سب سے زیادہ ہے۔

(۵) حکومت پاکستان نے درآمدی تجارت کے کنٹرول کا نیا جدول بلحاظ حروف تہجی مرتب کیا ہے جس کی کاپیاں گورنمنٹ سنٹرل پریس کے اسسٹنٹ منیجر اور شعبہ مطبوعات سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(۶) امریکی حساب کے علاقوں سے مشینری اور خاص خاص کیمیائی مرکبات جاپان سے مشینری اور کیمیائی مرکبات سوتی کپڑا اور تاگا اور سوئٹزرلینڈ سے مشینری کو عام کھلے لائسنس کے تحت کر دیا گیا ہے یہ لائسنس ایک سال تک جاری رہے گا۔ اور چھ چھ ماہ کی مدت کے لئے دیا جائیگا

(۷) حکومت ہندوستان نے اپنے کپڑے کی برآمد کنندگان کو جو عارضی لائسنس جاری کئے ہیں وہ اپنی معینہ تاریخوں کے بعد تک کارآمد رہیں گے تاکہ پاکستانی درآمد کنندگان کو ہنڈیاں جاری کرنے کے لئے کافی وقت مل سکے

(۸) کوئلہ کی کانوں کے متعلق مسرز پارل ڈوزن ٹیکنیکل سروسز لمیٹڈ کی سفارشات پر بلوچستان میں عملدرآمد شروع ہو چکا ہے

(۹) بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی ایک شاخ عراق میں قائم ہو گئی ہے۔ عراقی ایوان تجارت کے صدر السعید کاظم الخودی اس شاخ کے پہلے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

(۱۰) ملاوٹ کی چاندی کے ایک روپیہ والے تمام ہندوستانی سکے اور دو آنہ۔ ایک آنہ نصف آنہ اور ایک پیسہ والے تمام ہندوستانی سکے یکم ستمبر ۱۹۵۰ء سے پاکستان میں زرقانونی نہ رہیں گے۔

(۱۱) یکم جون ۱۹۵۰ء سے سرحدی علاقہ کراچی اور کوئٹہ کے علاوہ مغربی پاکستان کے باقی تمام علاقوں میں چاول کی نقل و حمل اور قیمت پر سے جملہ کنٹرول ختم کر دیئے گئے ہیں۔

(۱۲) حکومت ہندوستان کسی ہندوستانی برآمد کنندہ کے ساتھ مستحکم سودے کا ثبوت پیش کئے جانے پر ہندوستان میں متعلقہ فریق کا اس مقدار تک کا لائسنس دیا جائے گی جو سودے کی تحریر میں مقرر کی گئی ہے۔

(۱۲) غیر ممالک خصوصاً مغربی جرمنی اور جاپان کے متعدد ماہرین فن نے۔ جو برقی مشین۔ دھاتی اور کیمیائی مرکبات کی صنعتوں وغیرہ کے کام کا تجربہ رکھتے ہیں پاکستان میں کام کرنے کی پیشکش کی ہے تفصیلات شعبہ رسد و ترقی (کوآرڈینیٹنگ ونگ) فریر روڈ کراچی سے حاصل کرنی چاہئیں

(۱۳) غیر ممالک کو بحری جہاز کے ذریعے بھیجے جانے والے پٹ سن کے سال رواں کے جو کوٹے ۳۰ جون کو ختم ہو رہے ہیں انہیں ۳۱ جولائی ۱۹۵۰ء تک بھیجنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۱۴) حکومت پاکستان نے پہلا پاکستان ٹیرف کمیشن قائم کیا ہے۔ اس کا دفتر بیرک نمبر ۲۵ کوئنز روڈ کراچی میں ہے۔

(۱۵) جاپان کو ایک لاکھ ٹن پاکستانی گیہوں فروخت کرنے کا معاہدہ ہوا ہے۔ گیہوں کی قیمت ۲۷ پونڈ فی ٹن مقرر ہوئی ہے۔

(۱۶) حکومت پاکستان نے سندھ کمرشل بنک لمیٹڈ کو ۵ جون ۱۹۵۰ء سے پاکستان میں اپنے کسی دفتر۔ شاخ یا ایجنسی میں نئی نئی رقوم وصول کرنے کی ممانعت کر دی ہے

(۱۷) ایران۔ اٹلی۔ بیلجیئم۔ سپین اور یوگوسلاویہ کے ساتھ بھی پاکستان کا ریڈیو ٹیلیفون سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

(۱۷) چھوٹے پیمانہ کی مصنوعات کے مفاد کے تحفظ کی خاطر معدنیاتی مشاورتی کمیٹی نے معدنیات پر مبنی صنعتوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے حکومت سے سفارش کی ہے

(۱۸) زرعیات بورڈ نے اون کی درجہ بندی کے لئے وزارت زراعت کی اسکیم منظور کر لی

(۱۹) نیشنل بنک آف پاکستان کے پہلے صدر دولت پاکستان بنک کے گورنر مسٹر زاہد حسین مقرر کئے گئے ہیں۔ عنقریب نیشنل بنک کی شاخیں چٹاگانگ۔ حیدرآباد (سندھ) سیالکوٹ اور پشاور میں کھول دی جائیں گی۔

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

بااختیارات کلکٹر

فضل الٰہی ولد علی محمد قوم میانہ گکھڑ سکنہ کوٹلی افغاناں۔ تحصیل پھالیہ

بنام

ہنسراج ولد ہری رام قوم کھتری کوٹھیڑہ تحصیل پھالیہ

دعوے فک الرہن رقبہ کوٹلی افغاناں تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۸/۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔

بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

۵-۶-۵۰

مہر عدالت — دستخط حاکم

ریاست جموں و کشمیر سے فوجوں کے نکاس کے متعلق تجاویز

سری نگر ۲۲ جون:۔ جنرل سی ایچ بوچر جو اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ کے فوجی مشیر مقرر ہوئے ہیں۔ وہ ۲۶ جون کو دہلی تشریف لے جا رہے ہیں۔ جنرل بوچر کے متعلق توقع ہے۔ کہ وہ بہت جلد سری نگر پہنچ جائیں گے۔ تا کہ جموں و کشمیر سے فوجوں کو نکالنے کے متعلق مصالحت کنندہ سر اوون ڈکسن جو تجاویز مرتب کر رہے ہیں۔ اُن کی پوری پوری مدد کریں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ اوون ڈکسن نے آج تمام دن مسئلہ کشمیر کے متعلق کئی دستاویزات کو دیکھنے میں گذارا۔ اور تمام دن گورنمنٹ ہاؤس میں کاغذات کے مطالعہ میں مصروف رہے۔

مشرقی پاکستان کے جنگلات میں تیل کی برآمد

کراچی ۲۳ جون:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ کے مطابق پاکستان کو پتھاریا کے جو جنگلات ملے ہیں۔ ان میں تیل برآمد ہو رہا ہے۔ اس ذریعہ کا کہنا ہے۔ کہ بہت جلد نہایت وسیع پیمانے پر اس علاقہ میں کنوئیں کھودنے کا کام شروع ہو جائے گا۔ ایک ماہر علم الارض کا کہنا ہے۔ کہ اس علاقہ سے ایک لاکھ دس ہزار بیرل تیل ہر سال نکالا جائے گا۔ جو اٹک آئل فیکٹری کے نکاس کے مساوی ہو گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اور برما آئل کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے مطابق برما آئل کمپنی کھدائی کا بہت سامان کراچی سے ان جنگلات میں پہنچا چکی ہے۔ حال ہی میں اس کمپنی کا ایک اعلیٰ افسر مسٹر کوڈ ہوائی جہاز کے ذریعہ اس علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے پتھاریا کے جنگلات کو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ برما آئل کمپنی نے ایک پاکستانی کمپنی کی حیثیت اختیار کر کے پاکستان کے مختلف حصوں میں جن میں پتھاریہ اور بلوچستان کے علاقے بھی شامل ہیں۔ تیل کے متعلق مراعات حاصل کرنے کے لئے درخواست دے دی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ شرط لگا دی تھی۔ کہ صرف اس کمپنی کو ہی مراعات دی جائیں گی۔ جو پاکستانی ہو گی۔

مرکزی اور صوبائی حکومت کے صنعتی نمائندوں کی کانفرنس

کراچی ۲۳ جون:۔ کراچی میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ کانفرنس کے سامنے صنعت کاری کا پروگرام زیر غور ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کمیٹی میں صنعتی کمیٹی کی سفارشات کے عمل درآمد کے بارے میں جائزہ لیا جائے گا۔

وزیر اعظم سندھ کا عزم جینیوا

کراچی ۲۳ جون۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت سندھ کے وزیر اعظم قاضی فضل اللہ ۷ جولائی کو یونیسکو کی کانفرنس میں شرکت کے لئے جائیں گے۔ سندھ سے ان کی غیر حاضری کے عرصہ میں میر غلام علی تالپور نائب وزیر اعظم کے طور پر کام کریں گے۔

سر اوون ڈکسن نے تاحال تنازعہ کشمیر کا کوئی حل پیش نہیں کیا

راولپنڈی ۲۳ جون:۔ حال ہی میں نئی دہلی کے اخبارات میں اس مقصد کی ایک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ جس کی پاکستانی اخبارات میں بھی اشاعت کی گئی ہے۔ کہ سر اوون ڈکسن نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے سامنے کشمیر کے بارے میں کوئی منصوبہ یا منصوبہ کا خاکہ پیش کیا ہے۔ اس اطلاع کے بارے میں باخبر حلقوں سے تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اطلاع بے بنیاد ہے۔ اتحادی انجمن کے حلقوں کے قریب رہنے والے حلقوں نے اس اطلاع کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

اتحادی انجمن کے حلقوں کے قریب رہنے والے حلقوں نے اس اطلاع کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ان حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ سر اوون ڈکسن نے ہندوستان۔ پاکستان۔ آزاد کشمیر اور شیخ عبداللہ سے جو ملاقاتیں کی ہیں۔ ان کا مقصد محض جانچ پڑتال ہے۔

کلکتہ میں جنرل سکرٹری کانگرس کی تقریر!

کلکتہ ۲۳ جون:۔ آج ایک جلسہ عام میں کانگرس کے جنرل سکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو تقریر کر رہے تھے۔ جب چند مخالف گروہوں میں تصادم ہو گیا۔ اور جلسہ تتر بتر ہو گیا۔ جو افراد بدتمیزی مسٹر شنکر راؤ دیو کی تقریر سے ہوئی جس میں وہ بتا رہے تھے۔ کہ کن حالات میں انہوں نے تقسیم قبول کی تھی۔

ایک نوجوان بول اٹھا۔ آپ کو کس نے حق دیا تھا۔ کہ بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کرتے۔ اس کے بعد چند اور لوگ اٹھے۔ اور ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر مائیکروفون کو پکڑ لیا۔ اور اس وقت تک مائیکروفون کو پکڑے رہا جب تک کہ مسٹر دیو کی تقریر ملتوی نہ کی گئی۔ اس پر گڑبڑ شروع ہو گئی۔ پولیس نے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا۔

قرآن مجید کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ

کارنگ ۲۳ جون۔ ایک اطلاع میں مظہر ہے۔ کہ حکومت انڈونیشیا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ قرآن پاک کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

ورلڈ مسلم لیگ کے قیام کیلئے اسلامی ممالک کے نمائندوں کا اجلاس

کراچی ۲۳ جون:۔ مسلم اکثریت والے علاقوں کے نمائندوں کو ایک اسلامی عوامی کانفرنس میں منسلک کرنے کی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ جس کا اجلاس اگلے موسم بہار میں دمشق میں منعقد ہو گا۔ اس جماعت کے صدر نے مراکش کے مجاہد اعظم امیر عبدالکریم ریف کا نام لیا جا رہا ہے۔ اس کانفرنس میں دنیائے اسلام کے بعض اہم مسائل کو حل کرنے کے ذرائع سوچے جائیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ سوچا جائے گا۔ کہ کس طرح ان تمام مسلمانوں کو اتحاد کی لڑی میں منسلک کیا جا سکتا ہے۔ چوہدری خلیق الزمان صدر آل پاکستان مسلم لیگ کو اس امر کی توقع ہے کہ اس تحریک کا امید افزا جواب انہیں موصول ہو گا۔ اور ورلڈ مسلم لیگ کی بنیاد رکھ دی جائے گی۔ جس کا صدر دفتر کبھی دمشق میں کبھی قاہرہ میں کبھی کراچی میں ہو گا۔ موجودہ اشارات کے مطابق چوہدری خلیق الزمان ورلڈ مسلم لیگ کی داغ بیل ڈالنے کے سلسلے میں ابتدائی کام کرنے کے لئے مشرق وسطی کا دورہ کریں گے۔ تا کہ زمین سازی کا کام کیا جائے۔ جو گشتی مراسلہ اس سلسلہ میں ارسال کیا گیا ہے۔ اس میں محرک نے نہایت اطمینان کے ساتھ یہ لکھا تھا۔ کہ مسلم اکثریت والے علاقوں کے لیڈر نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس سوال پر غور کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر اس مراسلت میں استدلال کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی ممالک کسی بھی سیاسی معاہدے کی موجودگی کے باوجود ایک دوسرے سے اشتراک کر رہے ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ اسلامی نظام کا تقاضہ یہی ہے۔ اس لئے اسلامی ممالک کے لئے ناممکن ہے۔ کہ وہ خود کو ایسے مسائل میں الجھائیں۔ جو ان کے فوری مسائل سے غیر متعلق ہیں۔ اس مراسلت میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ عرب ممالک کے وسط میں ایک یہودی سلطنت کی تشکیل کا ارد گرد کے ممالک سے براہ راست تعلق ہے۔ مسلم ممالک اسرائیل کے مسئلہ سے شدید طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان۔ ایران۔ شام۔ ترکیہ اور دیگر ممالک کے مسائل کا بھی ہم سے تعلق ہے۔

اس کے علاوہ اس مراسلت میں ان مسلم علاقوں کی خود مختاری کی جانب بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ جن پر ابھی تک غیر ممالک قابض ہیں۔ حالانکہ ان ممالک کے باشندے بیدار ہو چکے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسی کانفرنس کا انعقاد ہو جائے۔ تو فرانس اور دیگر سامراجی طاقتوں سے عالم اسلام کو نجات ہو جائے گی۔ اس وقت دنیا میں مختلف نظریات ہیں جن کے مابین تصادم ہے۔ اس پس منظر میں اسلام کا اپنا حل ہے۔ موجودہ زمانہ کے تمام مسائل کا حل اسلام میں موجود ہیں۔ اسلامی سماجی حالات۔ انصاف۔ اور دیانتداری کے اصولوں کا حامی ہے۔ اس کے بعد اس خط میں بتایا گیا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ مسلم اکثریت کے حلقوں کے رہنما سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور ان مسائل کا حل تلاش کریں۔

کراچی ۲۳ جون:۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی شرح غیر متبدل ہے۔ اور یہ شرح ۳ فی صدی ماہانہ ہے۔

کوئی ایسا حکم جاری نہیں کیا گیا

کراچی ۲۳ جون:۔ حکومت پاکستان کو کلکتہ اور ڈھاکہ کے اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جن میں بتایا گیا ہے۔ حکومت پاکستان مشرقی بنگال کے دریاؤں میں چلنے والے تمام جہازوں کو چٹاگانگ میں رجسٹر کرانے کے احکام جاری کئے ہیں۔ لہذا اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرکزی حکومت یا مشرقی بنگال نے اس قسم کا کوئی حکم جاری نہیں کیا۔

روئی کی فصل کا چوتھا تخمینہ!

کراچی ۲۳ جون ۱۹۴۹-۵۰ء کی بابت روئی کے زیر کاشت رقبہ کا آخری ترمیم شدہ تخمینہ ۲۸۶۶۰۰۰ ایکڑ ہے۔ امریکی اقسام کی روئی ۲۵۱۷۰۰۰ ایکڑ اور دیسی اقسام کی روئی ۳۴۹۰۰۰ ایکڑ۔ جب کہ گذشتہ سال یہ تخمینہ ۲۷۹۹۰۰۰ ایکڑ تھا۔ امریکی اقسام کی روئی ۲۴۳۷۰۰۰ ایکڑ اور دیسی اقسام کی روئی ۳۶۲۰۰۰ ایکڑ۔ اس طرح اس رقبہ میں ۲ء۴ فی صدی کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ امریکی اقسام کی روئی کے زیر کاشت رقبہ میں ۳ء۷ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن دیسی اقسام کی روئی کے زیر کاشت رقبہ میں ۳ء۶ فی صدی کی کمی رہی۔ پنجاب کے علاوہ پاکستان کے تمام علاقوں میں اس فصل کے زیر کاشت رقبہ میں عموماً اضافہ رہا۔

اس فصل کی پیداوار کا چوتھا اور آخری تخمینہ چار چار سو پونڈ کی ۱۲۴۳۰۰۰ گانٹھوں کا ہے۔ امریکی اقسام کی روئی کی ۱۱۲۵۰۰۰ گانٹھیں اور دیسی اقسام کی روئی کی ۱۱۸۰۰۰ گانٹھیں، جب کہ گذشتہ سال یہ تخمینہ ۱۰۱۹۰۰۰ گانٹھوں کا تھا۔ امریکی اقسام کی روئی کی ۸۷۷۰۰۰ گانٹھیں اور دیسی اقسام کی روئی کی ۱۴۲۰۰۰ گانٹھیں۔ اس طرح اس پیداوار میں ۲۲ فی صدی کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ امریکی اقسام کی روئی کی پیداوار میں ۲۹ء۹ فی صدی کا اضافہ ہوا جب کہ دیسی اقسام کی روئی کی پیداوار میں ۲۲ء۹ فی صدی کی کمی رہی۔

مشرقی بنگال کے علاوہ پاکستان کے تمام علاقوں خصوصاً ریاست پنجاب اور ریاست بہاولپور میں اس پیداوار میں عموماً اضافہ رہا۔ پنجاب اور ریاست بہاولپور میں اس پیداوار میں علی الترتیب ۲۷ء۷ فی صدی اور ۴۵ء۱ فی صدی کا اضافہ ہوا۔ اس اضافہ کے اسباب موسمی حالات تباہ کن نہ ہونا ہیں۔